



SIRAT E HUZOOR ASHRAFUL FUQAHAA



سیرت دخور اشرف الغقا

از قام

قاضی محمد سطین رضا هجیبی

ناشر

نوری دارالقضاء مدگل

مناقبت حضور اشرف الفقهاء علیہ الرحمہ

واہ کیا اشرف رضوی ہے فضیلت تیری
 ملی اللہ کی قربت یہ ہے قسمت تیری
 تیری عظمت تیری رفعت ہے زمانے میں عیار
 تجھے اپنایا ہے نوری یہ ہے شوکت تیری
 تیری اوصاف جمیلہ کو بیان میں کیا کروں
 پیکر حسین عمل تو یہ جبلت تیری
 دین باطل کو کیا زیر و زیر تو نے مجیب
 ملی عالم کو ضائیں ہے بدولت تیری
 ہے عطا اشرف فقهاء کا یہ تمغہ تجھے کو
 مرجع فتویٰ بنا تو یہ حقیقت تیری
 تیری مرقد په گھر بارئے رحمت پردم
 بنی مخلوق کا مرجع یہ ہے تربت تیری
 ہے دیا تو نے دو انمول رتن ہم کو مجیب
 اک قلندر اک عتیق دونوں ہیں نعمت
 جب کہیے گا تیرا رب تجھے کو افضل المبنت
 سینہ گل سے دیا تو نے دعائیں ہم کو تو
 جو بھی قاضی کو ملا وہ ہے بدولت تیری

الحمد لله الذى جعل اولياً ائمَّةً يهدون ولهم مهتدون
وقال الله تعالى في شأنهم " لا خوف عليهم ولا هم
يحزنون " والصلوة والسلام على رسوله الكريم وعلى
واصحابه وعلى الأشرف الفقهاء

دور رسالت مأب کے بعد صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین پھر اولیاء کا ملین علماء
دین کی مقدس جماعتیں ہیں انہیں نقوس قدسیہ اور ذوات عالیہ میں ایک
عظیم ہستی جن کے دیدار سے ہماری آنکھوں نے شرف پایا اور دنیا نے جنہیں
فائق گجرات اور اشرف الفقهاء کے لقب سے جانا پہچانا وہ مبارک ذات مفتی محمد
مجیب اشرف صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہے
آپ کا اسم گرامی محمد مجیب اشرف تاریخی کنیت ابو المفضل، لقب اشرف الفقهاء
تھا

سلسلہ نسب مجیب اشرف بن الحاج صوفی محمد حسن اشرفی بن الحاج حافظ مااحمد
صاحب بن بحر العلوم حضرت علامہ مولینا مفتی محمد صدیق صاحب قبلہ رحمہ
اللہ علیہ آپ کا خاندان آپ کے علاقہ کے معزز شرفاء سے تعلق رکھتا ہے آپ

کاظن اصلی ناپور آپ کی ولادت با سعادت ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۶ء
نومبر ۱۹۳۷ء کو گھوسمیں ہوئی۔

تحصیل علم: حضرت نے صفر سنی ہی میں تعلیم کا آغاز کیا حضرت میاں جی محمد تقی قدس سرہ سے قرآن شریف ناظرہ مکمل کیا بعد ازاں مدرسہ اہل سنت شمس العلوم گھوسمیں داخل ہوئے وہاں اردو، فارسی و عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں تحصیل علم کا شوق بہت تھا، گھوسمیں رہ کر ذوق علم کی تسلیم نہ ہوئی جس کی وجہ سے آپ ۱۳۷۳ھ م ۱۹۵۵ء دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں درس نظامی میں داخلہ لیا اور ماقیہ مروجہ تعلیم وہیں حاصل کی اور پورے انہاک کے ساتھ کسب علم میں مصروف ہو گئے، آپ نے خداداد قوت و ضبط اور فہم و فراست کے ساتھ تحصیل علم کیا بعدہ، ۱۳۸۷ھ اشعبان العظیم فروری ۱۹۵۹ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ وقت فراغت آپ کی عمر ۲۲ سال کی تھی حضور اشرف الفقہاء فرماتے ہیں کہ بوقت جبہ و دستار بزرگان دین کی مجھ پر خصوصی عنایات رہیں حضور سیدی سندی مفتی اعظم ہند نے بذات خد اپنی جانب سے جبہ و دستار سے نوازہ نیز دارالعلوم کی سند کے علاوہ اپنی خاص

سندرِ حدیث سے سرفراز فرمایا اور حضور محدث اعظم سید شاہ محمد اشرفی الجیلانی
نے میری سندر پر یہ جملہ

(الحمد لله الجيد كه حق بحق دار رسيد) رقم فرماد کرد ستحظ فرمایا ساتھ ہی حضور
شارح بخاری کی بھی انگنت عنایاد رہیں۔
(ایام مجیبی)

علم و فضل؛ خداوند تعالیٰ نے آپ کو عقل و بصیرت اور قبول علم کی بے پناہ قوت اور زرف
نگاہی سے نواز تھا، حضور مفتی اعظم ہند کے فیض صحبت اور دعاؤں کی برکت
نے حضرت والا کو علم و فضل میں کیتا ہے روز گار بنا دیا تھا، اور آپ کے سب
سے محروم استاذ حضرت شارح بخاری مفتی شریف الحق علیہ رحمہ کی بارگاہ میں
آپ جو مقام و مرتبہ رکھتے تھے اس کا اندازہ شارح بخاری کے اس قول سے ہو
سکتا ہے میرا اکلو تاشا گرد جس نے مجھ سے اول تا آخر پڑھا مزید فرمایا قیامت
میں اللہ تعالیٰ جب مجھ سے پوچھیا گا کہ اے شریف الحق تم کیا لائے ہو تو میں
غیر سے عرض کروں گا بار الہ دو چیزیں لایا ہوں ایک شاگرد "مجیب
اشرف" اور دوسری نرینہ القاری۔

تفقہ فی الدین:

"من یرید اللہ بہ خیر ایفکھہ فی الدین"

اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فقیہ بنادیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ دین کا فقیہ ہونا اللہ کے فضل و کرم سے ہوتا ہے۔

اور جو فقیہ ہو گیا گویا رب تعالیٰ نے اس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرمالیا۔ کہا جاتا ہے کہ علوم اسلامیہ میں سب سے مشکل فن علم فقه ہے دراصل قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے۔ فقیہ ہونے کے لئے جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے وہ تمام تر خصوصیات حضور اشرف الفقہا (ادام اللہ فیوضہ علینا و علی سارہ المسلمین) میں نمایاں تھی یوں تو آپ جملہ علوم و فنون میں مہارت نامہ رکھتے تھے مگر فقة میں آپ کو امتیازی شان حاصل تھی آپ کی جلالت فقه کو اکابر علماء خراج تحسین پیش کیا آپ کے فقہی کمال کے لئے یہی کافی ہے کہ رئیس القلم حضرت علامہ رشد القادری علیہ الرحمہ نے آپ کی فقہی بصیرت اور بالغ نظری کو مد نظر رکھتے ہوئے اشرف لفقہاء کے طمعہ نایاب سے سرفراز فرمایا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ گجرات میں آپ کی جلالت علم کا اعتراض کرتے ہوئے فرمایا "مجیب اشرف آپ اپنے وقت کے مفتی ہیں۔

دین کی سب سے اہم خدمت اس کی تعلیمات کی اشاعت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے حضور اشرف الفقہا کا درجہ بہت بلند ہے انہوں نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنی پوری زندگی تبلیغ دین اور اصلاح امت کے اہم فریضہ کے لئے وقف کر دی۔ مبد آفیاض نے آپ کو علم و فضل کی جو عظمت عطا فرمائی تھی اور جن علوم و فنون کے درخشناموں سے آپ کے دامن کو مالا مال کیا تھا اس کا تقاضہ تھا کہ آپ اپنے عملی جواہر سے طالبان علم کا دامن بھر دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے ابتداء میں جامعہ عربیہ میں اپنے علمی جواہر لٹائے بعدہ آپ نے شہر ناگہور کی سر زمین پر ایک گراؤنڈ قدر علمی قلعہ الجامعۃ

الرضاویہ دارالعلوم المجدیہ کے نام سے قائم فرمایا جہاں پر آپ کے چشمہ علم سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوتے رہے۔ اور اپنے دور کے ممتاز عالم، مفتی اور دانشور ہوئے۔ آپ کی درسگاہ سے متعلق آپ کے ایک خصوصی اور چہیتے شاگرد حضرت مولانا قلندر رضوی صاحب کچھ یوں فرماتے ہیں کہ حضور اشرف الفقہا جو بھی کتاب کا درس دیتے وہ بڑا پر مغزا اور پر لطف

وعظیب

ہوتا بلخصوص تفسیر جلاین کا درس اور پھر اس میں جب آپ وجوہات تفسیر بیان فرماتے تو طلبہ کی روح فرط مسرت میں جھوم اٹھتی نیز طلبہ کے ہر سوال کا جواب تشفی بخش دیتے جس سے طلبہ کا دل باغ باغ ہو جاتا علاوہ اذیں آپ نے انگشت دیں دینی خدمات سرانجام دئے مثلاً جگہ جگہ مساجد و مدارس کا قیام تفصیل کے لئے معارف اشرف الفقہاء کا مطالعہ کریں

وعظیم نصیحت را خدا کی طرف بلانے اور امر بالمعروف و نهى عن المنکر کا پیغام سنانے کا ایک بہتر اور موثر ذریعہ ہے دین اسلام کے فروع و اشاعت میں خطابت کا بڑا دخل ہے یہ انیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شعار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام و سلف صالحین کا طریقہ ہے حضور اشرف الفقہاء علیہ الرحمہ نے بھی سلف صالحین کے نقوش قدم پر گامزن رہتے ہوئے اس عظیم فریضہ کو بخوبی انجام دیا حضور شرف الفقہاء ایسے خطیب تھے جس کی نظریہ زمانہ موجودہ میں بہت کم ہے آپ کے خطابات نہایت بلغ اور دل کو چھونے والے ہوتے۔ باقیں دل سے نکلتیں اور پرده سماعت سے گزر کر سامعین کے دلوں میں اتر جاتیں اور لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں آپ

کی مجلس و عظیم میں عوام، علماء، بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوتے۔ آپ جب عوام الناس سے مخاطب ہوتے تو آپ کا لہجہ بلکل سادہ اور ناصحانہ ہوتا اور کلام حدیث رسول صلی اللہ علیہ سلیم کلمو الناس علی قدر عقولہم کا صحیح مصدق ہوتا اور جب ذی علم حضرات سے مخاطب ہوتے تو آپ کا اندرازِ خطابت نہایت جدا گانہ ہوتا اور خیر الکلام ماقول و مادل کے عین مطابق ہوتا اور قرآن و حدیث کے حسین استدلال سے اہل علم و اہل دانش محل جاتے۔ جب بدمذہب کارڈ کرتے تو دلائل عقلیہ و نقلیہ کا انبار لگاتے جس کی وجہ سے آپ کی تقریروں سے بے شمار لوگوں کو ہدایت کی دولت نصیب ہوئی اور کتنے گم کر دہ رہا آپ کے پند و نصائح سے صراط مستقیم پر آجاتے نیز آپ معتضیں کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں اتنے مستحکم اندراز میں عنایت فرماتے کہ مخالفین دم بخوردہ رہ جاتے اور سننے والا ہر خاص و عام زبان حال سے یہ کہتا کہ "تیری شان خطابت پر خطابت ناز کرتی ہے"

نطق کو سونا زہیں تیرے لبِ اعجاز پر

محوجیت ہے ثریار فعت پرواز پر

اخلاقِ کریمہ: حضور اشرف الفقہاء کی ذات علم و عمل کا سنگم تھی۔ زہد و عبادت حسن اخلاق
بے نیازی، توکل و قناعت، صبر و ضبط، راست بازی اور راست گفتاری آپ کی
اہم خصوصیات ہیں، علمی و جاہت اور تفوق کے باوجود آپ میں کبر و نخوت کا
شاہد نہ تھا، کینہ بعض و حسد سے آپ پاک و صاف تھے نہ کسی مخالف کی ترقی
سے آپ کو رنج ہوتا نہ اس کی مصیبت سے خوشی آپ نے پوری زندگی قانون
شریعت کے مطابق اتباع و اطاعت رسول میں بسر کی آپ کا ہر ہر قدم سنت
رسول کی پیروی میں اٹھا۔ فرانچ و اجابت بلکہ سنن و مستحبات بھی پوری
پابندی کے ساتھ ادا فرماتے حب رسول کا جذبہ صادق جو تمام مکارم اخلاق کا
سرچشمہ اور منع ہے آپ کی رگ و پے میں سراحت کیے ہوئے تھا۔

حسن ملوک: حضور اشرف الفقہاء کی یہ عادت کریمہ تھی کہ باہر سے آنے والے مریدین
کو قریب بٹھاتے اور نام بنا مسب کی خیریت معلوم فرماتے اور پوری توجہ و
انہاک کے ساتھ آنے والوں کی پریشانیوں کو سماعت کرتے اور ان کی دفع
کے تدابیر بتاتے ہوئے ان کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ سنے والے حیران
و شذرہ جاتے آپ کی بارگاہ میں آنے والا ہر شخص اپنے آپ کو آپ زیادہ
قریبی تصور کرتا تھا اور بڑے فخر سے بیان کرتا کہ حضرت ہمارے ہیں اور

آپ ہر شخص سے تسمم آمیز لہجہ میں مخاطب ہوتے تھے اور ان کے نام بھی
برابر عزت سے لیتے تھے۔

بیعت: پیر ہونے کے لئے چند بنیادی باتوں کا ہونا ضروری ہے چنانچہ حضور
صدر اشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ القوی اپنی مشہور زمانہ
کتاب بہار شریعت میں رقمطر از ہیں کہ پیری کے لئے جار شرطیں میں قبل از
بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔

اوّه: سنی صحیح العقیدہ ہو

ثانیا: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے

ثالثا: فاسق معلم نہ ہو

رابعا: اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں جب ہم حضور والا کی زندگی کا مطالعہ کرتے
ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آب شریعت و طریقت
دونوں کے جید عالم اور عامل و پیر کامل تھے

حر میں شریفین کی حاضری؛

حر میں شریفین کی حاضری اور فریضہ حج کی ادائیگی دنیا و آخرت دونوں کی برکتوں اور سعادتوں کا ذریعہ ہے نیز ایک عاشق صادق کی تمنا ہوتی ہے کہ حر میں شریفین کی زیارت سے خود کو مشرف کرے اللہ تعالیٰ نے حضور اشرف الفقہاء کو اس شرف سے بھی خوب نوازا ہے۔ آپ نے اپنی مبارک زندگی میں ۳۲ حج کیتے علاوہ اذیں انگنت بار آپ نے عمرہ کیا اور مدینہ منورہ کی حاضری دی ہے۔

رسول گرامی ﷺ نے فرمایا عن ابن عمر قال؛ قال رسول اللہ ﷺ من

زار قبری وجهت له شفاعتی اس حدیث کی روشنی میں میرا یہ کہنا بجا ہو گا کہ حضور اشرف الفقہاء کا اسم گرامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاغذ شفاعت میں رقم ہو گیا

وفات:

علم و فن، زہد و تقویٰ فکر و دانش کا یہ آفتاب بحکم الہی ۱۵ اذوالحجہ ۱۴۳۹ھ

۲۰۲۰ / اگست ۲۰ بروز جمعرات دن کے تقریباً ساڑھے دس بجے غروب ہوا
ہزاروں اشخاص نے بادیدہ نم نماز جنازہ پڑھی اور پیکر علم کو سپرد خاک کیا۔

باراللہ حضور والاکی مرقد نماز پر رحمتوں کی گہر باری فرمائے آمین